مترجم: عبدالرشید صادق☆

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا محبوب شخص

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو اُمید سے بڑھ کر دیتا ہے اور سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ میں ہدایت تک پہنچنے اور اُس کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ دلیل و اُصول پہنچاننے والے کی طرح اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں، میں درود و سلام بھیجتا ہوں نبی ﷺ کی ذات گرامی پر جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور آپؐ کے سفر وحضر کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ پر جس نے ہمیشہ آپؐ کی رفاقت اختیار کی اور عمرؓ پر جو اسلام کے زبردست حامی تھے جن کی وجہ سے مسلمانوں سے خوف جاتا رہا اور مصیبتوں کے نازل ہونے کے وقت صبر کرنے والے، عثمانؓ پر اور علیؓ پر جس نے دشمن کے تیر پھینکنے سے پہلے ہی اُسے مغلوب کردیا اور نبی کریم ﷺ کی آل پر اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جو دین کے اُصول اور فروعات پر جمے رہے جن کے قدم فتنوں کے طوفان بھی ڈگمگا نہ سکے۔......امابعد!

ہم نے مذکورہ بالا سطور میں چاروں خلفائے راشدین کی پاکیزہ سیرت کا اجمالاً بیان کردیا ہے اُنہیں میں سے ایک وہ ہیں جن کا شمار جنتیوں، بہادروں، خطباء، فصحاء، علماء، قضاۃ اور نوجوانوں میں ہوتا ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے چچا کے بیٹے اور آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

نام ونسب

آپ کا نام علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ،لقب ابوتراب اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپؓ کی نسبت نبی ﷺ کے ساتھ جداوّل عبدالمطلب بن ہاشم سے مل جاتی ہے۔ علیؓ کا پیدائش کے وقت نام اَسد رکھا گیا جو آپؓ پر صادق آتا ہے جب مرحب یہودی خیبر کے دن آپ کے مقابلے میں آیا تو آپؓ نے رجز پڑھا آپ فرما رہے تھے:

أنا الذی سمتنی أمی حیدره
کلیث غابات کریه المنظره
أوفیهم بالصاع کیل السندره

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ میں جنگل کے خطرناک شیر کی طرح ہوں۔ میں سندرہ گندم کو پورا پورا تقسیم کرنے والا ہوں۔'' [مسند أحمد:١٦١٠٣]

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ

آپؓ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد ابوطالب سفر پر تھے جب وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس نام کو پسند نہ کیا اور آپ کا نام علی رکھ دیا گیا۔

ولادت

آپؓ کی سن ولادت میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ابن اسحاق کا بعثت سے دس سال قبل کا قول ذکر کیا اور راجح بھی اسی کو قرار دیا ہے

خاندان

آپؓ کا تعلق بنو ہاشم خاندان سے ہے۔ آپؓ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہؓ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے اور وہ جلیل القدر صحابیہ ہیں۔ ابوطالب کے چار بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے کا نام طالب، جس سے ابوطالب نے اپنی کنیت رکھی۔ دوسرے بیٹے عقیل، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ دو بیٹیاں اُم ھانی اور جمانہ رضی اللہ عنہما ہیں یہ سب کے سب فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے بطن سے ہیں۔

اہل وعیال

◉ جنگ بدر کے بعد نبی ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہؓ کا نکاح علی بن ابوطالبؓ سے کردیا۔ علیؓ نے مہر میں ایک زرہ دی۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حسنؓ، حسینؓ، زینبؓ اور اُم کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کا نکاح عمر فاروقؓ سے ہوا۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرورِ کائنات ﷺ کے نواسے اور دنیا میں آپ ﷺ کے پھول ہیں اور جنت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

◉ علیؓ کی بیوی خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ کے بطن سے محمد اکبر (محمد بن حنفیہ) پیدا ہوئے۔

◉ آپؓ کی بیوی لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن تمیم کے بطن سے عبیداللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے۔

◉ آپؓ کی بیوی اُم بنین بنت حزام بن خالد بن جعفر بن ربیعہ کے بطن سے عباس اکبر، عثمان، جعفر اکبر اور عبداللہ پیدا ہوئے۔

◉ آپؓ کی بیوی اسماء بنت خثعمیہ کے بطن سے یحییٰ اور عون پیدا ہوئے۔

◉ لونڈیوں سے پیدا ہونے والی اولاد محمد اصغر، عمر، اُم ہانی، میمونہ، زینب صغریٰ، رملۃ صغری، فاطمہ، اُم کلثوم صغری، امامہ، خدیجہ، اُم کرام، اُم سلمۃ، اُم جعفر، جمانہ اور نفیسہ ہے۔

◉ محیاۃ بنت امرئ القیس کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی وہ بچپن ہی میں فوت ہوگئی۔

◉ علیؓ بن ابی طالب کی تمام اولاد چودہ لڑکے اور سترہ یا انیس لڑکیاں ہیں۔

قبولِ اسلام

علیؓ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے سب سے بڑا انعام اسلام قبول کرنا ہے۔ آپؓ کے والد کم مال اور کثیر العیال تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے بوجھ ہلکا کرنے کے لیے علیؓ کی کفالت اپنے ذمے لے لی اور حضرت عباسؓ نے جعفر بن ابوطالبؓ کی کفالت کی ذمہ داری لے لی۔ علیؓ کی پرورش نبی کریم ﷺ کے گھر میں آپؐ کے زیر سایہ

ہوئی۔آپؐ نے علیؓ کو اچھا اَدب سکھایا اور بہترین تربیت کی۔بچوں میں سب سے پہلے آپؓ نے اسلام قبول کیا۔
علیؓ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے۔ جب نبی ﷺ نے قریش مکہ کو کھل کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت ابوبکرؓ اور علیؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔
جس رات نبی کریم ﷺ ہجرت کے لئے مکہ سے مدینہ کی طرف نکلے اس رات آپؓ نبی کریم ﷺ کے بستر مبارک پر سوگئے اور قریش یہی سمجھتے رہے کہ بستر پر نبی ﷺ ہیں، صبح ہوتے ہی آپؓ نے وہ امانتیں لوگوں کو واپس کردیں جو نبی ﷺ پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ مکہ میں ساری امانتیں واپس لوٹانے کے تین راتیں بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ کسی ساتھی کے بغیر آپؓ نے اتنا لمبا سفر پیدل طے کیا۔اسی طرح علیؓ کی ساری زندگی جاں نثاری، بردباری، بہادری اور ثابت قدمی سے عبارت نظر آتی ہے۔

شرف حاصل کرنے کے مواقع

◉ فتح مکہ کی تیاری کے دوران رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، زبیر بن عوامؓ اور مقداد بن اسودؓ کو بھیجا اور فرمایا:
«انْطَلِقُوْا حَتی تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْا مِنْهَا» فانطلقنا تعادى بنا خيلنا انتهينا إلى الروضة فإذا نحن بالظعينة فقلنا أخرجي الكتاب فقالت: ما معي من كتاب فقلنا:لتخرجن الكتاب أو لنلقين الثياب فأخرجته من عقاصها فأتينا به رسول الله ﷺ

[صحيح البخاري:۴۲۷۴]

”تم روضہ خاخ کی طرف جاؤ وہاں تمہیں ہودے پر سوار ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ خط اس سے چھین کر لاؤ ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے۔ جب ہم روضہ خاخ نامی جگہ پر پہنچے تو واقعی ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دے وہ کہنے لگی۔ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دے ورنہ ہم (تلاشی کے لیے) تیرے کپڑے اتار دیں گے۔ اس نے اپنے جُوڑے میں سے خط نکال کردیا ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔“

اصل میں اس خط میں اہل مکہ کو نبی ﷺ کے مکہ فتح کرنے کی تیاری سے ڈرایا گیا تھا۔ نبی ﷺ چاہتے کہ مکہ والوں کو تیاری کی خبر تک نہ پہنچے۔
◉ غزوہ حنین میں علی مرتضیٰؓ، رسول اللہ ﷺ اور ثابت قدم رہنے والے مہاجرین وانصار کے ساتھ ڈٹے رہے۔
اسی طرح فتح مکہ کے بعد نبی ﷺ مختلف لشکر مکہ سے باہر بتوں کو گرانے کے لئے بھیج رہے تھے۔تو علیؓ کو آپؐ نے قبیلہ بنو طے میں فلس نامی بت کو گرانے کے لئے بھیجا۔
◉ ۹ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا۔ جب صدیق اکبرؓ حج کے لئے مدینہ سے نکلے تو سورہ براءۃ نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے علیؓ کو ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے سورہ براءۃ کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا۔
◉ ۱۰ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو مبلغ اور قاضی بنا کر یمن کے علاقے ہمدان کی طرف بھیجا اور آپؓ کے لئے دعا فرمائی۔
«اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهٗ وَاهْدِ قَلْبَهٗ» فذهب هناك فأسلمت همدان كلها على يديه، وما اختلف أو أشكل على على قضاء بعد. [مسند أحمد:۱/۱۱۱]

''اے اللہ اس کی زبان کو ثابت رکھ اور اس کے دل کو سیدھا رکھ'' جب آپ ہمدان پہنچے تو سب کے سب اہل ہمدان نے اسلام قبول کرلیا اس کے بعد علیؓ کو فیصلہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہیں ہوئی۔''

جب سرورِ کائنات ﷺ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے تو علیؓ نے فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ کے ساتھ مل کر آپ ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیا۔ سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: علیؓ سب ناموں سے زیادہ ابوتراب نام کو پسند فرماتے تھے اور چاہتے تھے کہ مجھے اس نام کے ساتھ بلایا جائے۔ آپؓ سے پوچھا گیا کہ آپؓ کا نام ابوتراب کیوں رکھا گیا۔ فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنی بیٹی فاطمہؓ کے گھر آئے تو آپ ﷺ نے علیؓ کو گھر میں نہ پایا۔ آپؐ نے فرمایا:

«أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟» فقالت: كان بيني وبينه شيئ فغاضبني فخرج فلم يقل عندي فقال رسول الله ﷺ: «لِإِنْسَان انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟» فجاء فقال: يارسول الله ﷺ! هو في المسجد راقد فجاء رسول الله ﷺ وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه فأصابه تراب فجعل رسول الله ﷺ يمسحه عنه ويقول: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قم أبا تُرَابٍ» [صحيح البخاري:٦٢٨٠]

''تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ فاطمہؓ نے فرمایا ہماری آپس میں ناراضگی ہوگئی ہے اور وہ مجھ سے ناراض ہوکر باہر چلے گئے ہیں۔ کچھ بتا کر نہیں گئے۔ نبی ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا تم علیؓ کو دیکھو کہ وہ کہاں ہیں اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مسجد میں آرام کررہے ہیں۔ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ علیؓ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ علیؓ کی چادر ان کے بدن سے گری ہوئی ہے اور جسم سے مٹی لگی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ مٹی کو صاف کررہے تھے اور فرما رہے تھے اُٹھ ابوتراب اُٹھ ابوتراب!''

◉ ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

"كنا نتحدث على عهد رسول الله ﷺ إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبوبكر وعمر وعثمان فيبلغ ذلك النبي ﷺ فلا ينكره علينا" [إرواء الغليل:١٠٣/١]

''ہم نبی کریم ﷺ کے دور میں کہا کرتے تھے کہ اس اُمت میں نبی ﷺ کے بعد ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کا درجہ ہے نبی ﷺ کو جب یہ بات پہنچتی تو آپ ﷺ اس پر انکار نہ فرماتے۔''

"علیؓ نے فرمایا: "لو كان الدين بالرأي لكان أسفل الخف أولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت النبي ﷺ يمسح على ظاهر خفيه" [سنن أبي داود:١٦٢]

''اگر دین رائے کا نام ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے نیچے مسح کیا جاتا۔ میں نے نبیؐ کو دیکھا وہ موزوں کے اوپر مسح فرما رہے تھے۔''

جہاد میں نبی ﷺ کی رفاقت

◉ حضرت علیؓ نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کی حفاظت کیلئے حضرت علیؓ کو مدینہ میں رہنے دیا۔ اس موقع پر علیؓ نے عرض کیا:

يارسول الله ﷺ أتخلفني في الصبيان والنساء قال: «أَلا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ إلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي» [صحيح البخاري:٤٤١٦]

''اے اللہ کے رسول ﷺ آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں! نبیؐ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش

نہیں کہ تیرا درجہ میرے ہاں اس طرح ہو جس طرح موسیٰ کے ہاں ہارونؑ کا درجہ تھا اور یہ بھی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

◉ غزوۂ بدر کے موقع پر علیؓ نے کئی پہلوؤں سے بہادری کے جوہر دکھائے۔ اُن تین آدمیوں میں سے آپؓ بھی تھے جو مبارزت کے لئے نکلے تھے۔ آپؓ اپنے چچا حمزہؓ بن عبدالمطلب اور عبیدہ بن حارثؓ کے ساتھ نکلے۔ علیؓ نے اپنے مدمقابل کو قتل کر دیا۔

◉ دوسری مرتبہ غزوۂ خندق میں بہادری کے جوہر اس وقت دکھائے جب عمرو بن عبدود خندق پھلانگ کر آیا اور مبارزت کی دعوت دی۔ علیؓ اس کی طرف نکلے دونوں خندق میں اتر گئے اور ایک دوسرے کے گرد چکر لگایا۔ بالآخر علیؓ نے اُسے قتل کر دیا۔

◉ بنوقریظہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے خیانت اور غداری کی تھی۔ علیؓ اور زبیر بن عوامؓ نے مل کر بنوقریظہ کے یہودیوں کو قتل کر دیا۔

◉ غزوہ خیبر ۷ھ ہجری میں یہودیوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے علیؓ کی بہادری پھر اس وقت چمک اُٹھی جب یہودی قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں پر قلعہ فتح کرنا دشوار ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحِ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ» قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله ﷺ كلهم يرجون أن يعطاها فقال: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ» فَقِيْلَ: هو يا رسول الله ﷺ يشتكي عينيه قَالَ: «فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ» فاتي به فبصق رسول الله في عينيه ودعا له فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاها الرأية فانطلق حتى فتح الله عليه خيبر بعد قتله لمرحب اليهودى. [صحيح مسلم:۲۴۰۶]

''(کل) میں ایسے شخص کے حوالے جھنڈا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ قلعہ فتح کردے گا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگوں نے کھسر پھسر کرتے ہوئے رات گزاری کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوتے ہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ہر ایک کو اُمید تھی کہ شاید جھنڈا مجھے مل جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: علیؓ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو بلاؤ جب علیؓ آپ ﷺ کے پاس آئے۔ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب مبارک لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی پھر وہ ایسے چنگے بھلے ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپؐ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ علیؓ گئے اور مرحب کے قتل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح کروا دیا۔''

ابوبکر صدیقؓ کے دور میں

اس بات کے متعلق بہت زیادہ روایات مروی ہیں کہ زبیر بن عوامؓ کی طرح علیؓ نے بھی صدیق اکبرؓ کی بیعت میں تاخیر کر دی تھی۔ بعض روایات جو صحیح سند سے مروی ہیں وہ اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ علیؓ اور زبیرؓ نے خلافت کے شروع میں عام بیعت کے وقت مسجدِ نبوی میں سرداروں کے سامنے بیعت کر لی تھی۔ علیؓ کوفہ کی جامعہ مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ کے شروع میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں نے ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی فرمانبرداری میں بیعت کی میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اس کام میں سبقت کی ہے۔ علیؓ

ابوبکر صدیقؓ کے لئے نصیحت کرنے والے امانت دار تھے۔ ذوقصہ کے معرکہ میں جب مدینہ کے گرد اعراب جمع ہو گئے وہ مسلمانوں کو شکست دینا چاہتے تھے۔ اسامہ بن زیدؓ کا لشکر شام کی سرحدوں میں تھا۔ ابوبکرؓ لشکر کے کمانڈر بن کر مدینہ سے باہر جہاد کے لئے نکلنا چاہتے تھے۔ اس غرض سے آپؓ سواری پر سوار ہوئے۔ علیؓ نے صدیقؓ سے کہا کہ میں آپ سے وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن کہی تھی۔ آپؓ اپنی تلوار میان میں ڈالیں اور اپنی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ دیں۔ آپ مدینہ واپس چلے جائیں۔ اللہ کی قسم اگر آپ شہید ہو گئے تو اسلام کا نظام برقرار نہیں رہ سکے گا۔ باوجود اس بات کے کہ علیؓ کا سینہ ابوبکرؓ کے لئے مکمل طور پر ابھی کھلا نہیں تھا۔ پھر بھی اپنے آپ کو ابوبکرؓ کی بیعت کرنے پر مطمئن کر لیا اس سنہری موقع پر علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ ابوبکرؓ کو علیؓ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

علیؓ کا قول ہے: ألا أخبركم بخير هذه الامة بعد نبيها أبو بكر ثم قال ألا اخبركم بخيره هذه الأمة بعد ابى بكر عمر [مسند أحمد:١/١٠٦]

''علیؓ نے فرمایا: خبردار! میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے بارے میں خبر دیتا ہوں وہ ابوبکرؓ ہیں پھر فرمایا: خبردار! میں تمہیں ابوبکرؓ کے بعد بہتر شخص کی خبر دیتا ہوں وہ عمرؓ ہیں۔''

ابوبکر صدیقؓ کے دور میں علیؓ خمس اور مال فئی کے متولی اور اُسے تقسیم کرنے والے تھے۔ علیؓ پانچ نمازیں مسجد نبوی میں ابوبکرؓ کے پیچھے ادا کیا کرتے تھے اور وہ ان کی امامت پر خوش تھے۔ حضرت علیؓ نے نبی ﷺ کی بعض روایات ابوبکرؓ سے لی ہیں۔ آپؓ ابوبکر صدیقؓ کی مجلس شوریٰ میں شامل رہے جس میں فیصلہ کیا جانا تھا کہ کس کو آپؓ کے بعد خلیفہ بنایا جائے۔ علیؓ کی یہ رائے تھی کہ آپؓ کے بعد عمرؓ کو خلیفہ بنایا جائے۔ ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے وقت علی روتے گڑگڑاتے ہوئے گویا ہوئے:

رحمك الله يا أبا بكر كنت إلف رسول اللهﷺ وانيسه و مستراحه وثقته وموضع سره ومشورته وكنت أوّل القوم إسلاما [الأحاديث المختارة للمقدسي:٢/١٢]

''اے ابوبکرؓ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپؓ نبی ﷺ کے دوست تھے اور وہ آپ سے مانوس اور خوش تھے ان کا آپؓ پر یقین تھا اور پوشیدہ معاملات میں آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ آپؓ وہ ہیں جنہوں نے ساری قوم سے پہلے اسلام قبول کیا۔''

عمر فاروقؓ کے دور میں

حضرت علیؓ عمر فاروقؓ کے دور میں مجلس شوریٰ کے سب سے اہم رکن تھے بلکہ پہلے مشیر تھے حضرت عمرؓ علی المرتضیٰ کی فضیلت، فقہ اور حکمت کے معترف تھے ان کا قول ہے ''علیؓ ہم سب سے زیادہ فیصلے کرنے والے ہیں۔''

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں:

''ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ، علی المرتضیٰؓ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ عمرؓ فرماتے تھے میں ابوالحسن کی غیر موجودگی میں مشکل مسئلہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ عمرؓ، علیؓ سے محبت کرتے تھے ان کا ایک دوسرے پر اعتماد، دوستی اور محبت بھی تھا یہی وجہ تھی جب عمرؓ نے آپ کی بیٹی سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی تو علیؓ نے فاطمہؓ کے بطن سے پیدا ہونے والی بیٹی اُم کلثومؓ کا عمر فاروقؓ سے نکاح کر دیا تا کہ پاکیزہ تعلقات کو تقویت مل سکے۔ جب عمر فاروقؓ کو زخمی کیا گیا تو مسلمان آپ کے پاس

آئے اور کہنے لگے اے امیرالمومنین! اپنا خلیفہ بنانے کی وصیت کیجئے۔عمر فاروقؓ نے فرمایا: اس معاملے (خلیفہ بنانے) میں اس جماعت سے زیادہ مستحق نہیں ہوں جن پر وفات کے وقت نبیؐ خوش تھے۔عمرؓ نے علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے نام لئے۔اسی طرح جب عمرؓ فوت ہوئے۔علیؓ نے فرمایا:

''آپ نے کوئی ایسا بندہ اپنے پیچھے نہیں چھوڑا جس کے عمل اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت آپؓ جیسے ہوں۔اللہ کی قسم میرا غالب گمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (نبی ﷺ اور ابوبکرؓ) کے ساتھ ملا دے گا، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کئی مرتبہ سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: میں ابوبکرؓ اور عمرؓ گئے، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے۔ [صحیح مسلم:۲۳۸۹،صحیح ابن حبان:۱۵/۳۵۳]

علیؓ، عمرؓ کے متعلق فرماتے تھے:"إن عمر كان رشيد الأمر" ''بے شک عمرؓ معاملہ فہم آدمی ہیں۔''

حضرت عثمانؓ کے دور میں

◉ التمہید والبیان کے مصنف سے روایت ہے کہ علیؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کے بعد عثمانؓ کی بیعت کی۔جہاں تک عثمانؓ اور علیؓ کے درمیان فضیلت کا مسئلہ ہے۔اہل سنت کا مؤقف یہ ہے کہ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ پر علیؓ کو فضیلت دیتا ہے وہ گمراہ اور بدعتی ہے اور جو عثمانؓ پر علیؓ کو فضیلت دیتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

◉ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا:

''جس نے خلفاے راشدین کی خلافت کے بارہ میں طعنہ زنی کی وہ گھریلو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔''

◉ حضرت علیؓ نے عثمانؓ کے مصحف جمع کرنے کے متعلق فرمایا:

''اے لوگو! عثمانؓ کے بارہ میں حد سے نہ بڑھو ان کے متعلق صرف اچھی بات ہی کہو اللہ کی قسم عثمانؓ نے (مصحف کو جمع کرنے کا) جو کام کیا ہے۔ہم سب کے مشورے سے کیا ہے۔اللہ کی قسم اگر میں والی بنایا جاتا تو میں وہی کام کرتا جو عثمانؓ نے کیا ہے۔جو لوگ علیؓ پر قاتلین عثمانؓ کی حمایت کی تہمت لگاتے ہیں یقیناً علیؓ اس معاملے سے اس طرح بری ہیں جس طرح بھیڑیا یوسف علیہ السلام کے خون سے بری ہے۔فتنہ پرور لوگوں نے یہ جھوٹ گھڑا ہے کہ علیؓ کی مہر لگے ہوئے خط میں وہ لوگوں کو فتنے کی دعوت دے رہے تھے بلکہ علیؓ تو عثمانؓ کا محاصرے کے دن دفاع کر رہے تھے۔عثمانؓ کی اطاعت ان پر واجب تھی عثمانؓ قسمیں دے کر انہیں کہہ رہے تھے کہ ان کو چھوڑ دو۔عثمانؓ یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ میری وجہ سے مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔علیؓ نے اپنے دونوں بیٹوں حسنؓ و حسینؓ کو عثمانؓ کا پہرہ دینے کے لئے بھیجا اور ان کی تلواریں بلوائیوں کے سامنے تنی ہوئی تھیں۔عثمانؓ کی محبت کی وجہ سے علیؓ نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر رکھا تھا جب ابوسعید خدریؓ نے علیؓ سے ان کے بیٹے کے بارے میں سوال کیا۔علیؓ فرمانے لگے: یہ عثمان بن علیؓ ہے۔میں نے اس کا نام عثمان بن عفانؓ کے نام پر رکھا ہے۔میں نے ایک بیٹے کا نام عمر بن خطابؓ کے نام پر رکھا ہے اور ایک کا نام عباسؓ کے نام پر رکھا ہے۔

◉ اسی طرح ان کے بیٹے محمد بن حنفیہ کہتے ہیں:

"قلت لأبي أي الناس خير بعد النبيﷺ؟ قال: أبوبكر قلت: ثم مَنْ؟ قال: عمرو خشيت أن يقول: عثمان قلت: ثم أنت؟ قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين" [صحيح البخاري:۳۶۷۱]

''کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے پوچھا نبی ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکرؓ، پوچھا پھر کون؟ فرمایا: عمرؓ میں (راوی) ڈرا کہ وہ عثمان کا نام لیں گے میں نے کہا پھر آپؓ نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔''

◉ امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: من زعم أن عليا كان أحق بالولاية منهما فقد خطاء أبابكر وعمر والمهاجرين والأنصار وما أراه يرتفع له مع هذا عمل إلى السماء [سنن أبي داود:۴۶۳۰]

''جس نے سمجھا کہ علیؓ ابوبکرؓ، عمرؓ سے خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اُس نے ابوبکرؓ عمرؓ مہاجرین اور انصار کو جھٹلایا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ اُس کا یہ عمل بالکل بے کار ہے۔''

تنبیہ: علیؓ فرماتے ہیں: لا أوتى برجل فضلني على أبي بكر وعمر إلا جلدته حد المفتري ''اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دیتا ہو تو میں اُسے بہتان کی حد لگاؤں گا۔''

(القرطبی: ۱۷/۲۴۰)

علیؓ بن ابوطالب کا دورِ خلافت

علیؓ کی بیعت اہل مدینہ مہاجر اور انصار صحابہ کے اختیار سے کی گئی ان میں طلحہؓ اور زبیرؓ بھی موجود تھے یہ دونوں صحابی اپنے سے علیؓ کو خلافت کا زیادہ مستحق سمجھتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

''طبری میں صحیح سند کے ساتھ احنف بن قیسؒ کی روایت میں ہے کہ میں طلحہؓ اور زبیرؓ کو عثمان کے محاصرے کے بعد ملا۔ میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے اُسے (عثمانؓ) کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ تم پر علیؓ کا ساتھ دینا لازم ہے۔ میں عائشہؓ کو شہادت عثمانؓ کے بعد مکہ میں ملا۔ میں نے کہا آپؓ مجھے کیا حکم دیتی ہیں؟ فرمایا: تم پر علیؓ کا ساتھ دینا لازم ہے۔ علیؓ کی خلافت کے صحیح ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے وہ باقی رہنے والے تمام صحابہؓ سے افضل تھے کوئی ایک ان سے خلافت کا زیادہ حقدار نہیں تھا وہ خلفائے راشدین مہدیین میں سے آخری خلیفہ ہیں۔ علیؓ کی خلافت میں خوارج کا فتنہ نکلا۔ آپ نے ان لوگوں کو نہروان کے معرکہ میں قتل کیا۔ جب کہ آپؓ کے لشکر سے چار یا سات آدمی شہید ہوئے خوارج کے مقتولین میں مخدج ذوثدیہ (چھوٹے قد اور ابھرے ہوئے پستانوں والا) بھی تھا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

«إِنَّهُ تَخْرُجُ فُرْقَةٌ عَلَى حِينِ اخْتِلَافٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ تَقْتُلُهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

[صحيح مسلم:۱۰۶۴]

''مسلمانوں کے اختلاف کے دوران ایک فرقہ نکلے گا۔ حق پر چلنے والا گروہ اس کو قتل کرے گا۔''

اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے ان میں ذوثدیہ ہوگا۔ علیؓ اُسے مقتولین میں تلاش کرنے لگے جب اُسے مقتول پایا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے کہ میں حق پر ہوں۔ علیؓ نہروان کے مقتولین پر غم زدہ نہ ہوئے، کیونکہ وہ خوارج تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا اور مسلمان بہت خوش ہوئے، لیکن آپؓ جنگ جمل کے مقتولین پر رو پڑے اور صفین والوں کے مقتولین پر بہت زیادہ غمگین ہوئے۔ نہروان معرکے سے تقریباً دو سال بعد علیؓ کو عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی نے شہید کر دیا۔

آپؓ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور تین دن ہے۔ آپؓ کی بیعت ۱۸/ذوالحجہ ۳۵ ہجری میں کی گئی اور آپؓ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک چالیس ہجری کو ہوئی۔ حسنؓ، حسینؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ نے آپؓ کو غسل دیا۔ حسنؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔

نبی ﷺ نے علیؓ کی منقبت میں فرمایا:

«أَشْقَى النَّاسِ . . . الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ! عَلَى هَذِهِ يَعْنِي قَرْنَهُ حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ يَعْنِيْ لِحْيَتَهُ» [مسند أحمد: ۲۶۳/۴]

''بد بخت ترین ایک تو وہ شخص ہے جس نے (صالح کی) اونٹنی کی کھونچیں کاٹیں اور ایک وہ ہوگا جو تیرے سر پر ضرب لگائے گا۔ آپ ﷺ نے علی کے سر پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہاں تک کہ اس ضرب سے خون تیری ڈاڑھی کو رنگ دے۔''

علیؓ بن اَبو طالب کا مدفن

آپؓ کا مدفن غیر معروف ہے مشہور یہ ہے کہ آپؓ کی قبر مبارک کوفہ کے شاہی محل میں ہے۔ اس قبر کے بارے میں بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ حضرت علیؓ کی قبر نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہؓ کی قبر ہے۔ واللہ أعلم

☆ ...... ☆ ...... ☆